

سلسله
افسترو
ستاره

مرتب
شاهین ظفر علوی

ہماری مفید ترین مطبوعات

حزبِ جال

مولانا ظفر الملک علوی مہر م چند کتابات
قرآنی کا مجموعہ جس کے دوزمرہ ایک بار دور
کرنے سے جان و مال کی حفاظت ہوتی
ہر قیمت دو گنے ۲

۱۹۰۸ء

نشدہ
قائد

عورتوں کی انشاء

بیگم صفی علی خٹو کا دل آویز مجموعہ
ہندوستانی عورت کی فطری اور طبی برحان کو
مخونہ اکھر خاص مستورات کی زبان میں
قیمت: ایک روپیہ آٹھ آنہ

قواعد المنتخب

طبع ثالث، جلال کھنوی۔ زبانذاتی کے متعلق
بہترین تحقیق سے لبریکتاب۔ نئے ایڈیشن میں
مولانا عبد الماجد دریا بادی کے پیش لفظ کا اضافہ کیا
گیا، زبانذاتی سے دہی لکھنے والے کتابچہ کو ضرور
لاحظہ کریں قیمت: ۸

مولانا شبلی

اردو کے بہترین انشا پرداز
از سعید انصاری
قیمت: ۸

سفر سعادت

مشہور ادیب میر احمد علوی
کا سفر نامہ حج
قیمت ۸

باغ فردوس

مشہور کھنوی شاعر فردوس شاگرثیرانیس
بیشال ثنوی در بکر گلزار نسیم مرزا حبیب علی
سرور کی فسانہ عجائب کی زکینی نظم میں
نکھر گئی، قیمت ۸

مسلے

کا

پستہ

بہترین غزل گو

طبع ثالث، غلام امیر میر کے بعد فوق
کو بہترین غزل گو ثابت کیا، مصنف کا
یہ موازنہ قابل دید ہے
قیمت ۲

الناظر بک آبجسی۔ لکھنؤ (ہندوستان)

ظفر الملک سریندر

پیلیاں

پیلیاں

سلطان
خسرو

پیلیاں



پیلیاں

مُتَبَع

پیلیاں

شاهین ظفر علوی

پیلیاں

بیادگار احکام مولانا ظفر الملک علوی مرحوم و مفتور

== جملہ حقوق محفوظ ==

== سال ۱۹۵۶ء ==

اشاعت _____ اول

تعداد _____ ایک ہزار

قیمت _____ آٹھ آنے



ظفر بک پبلیشرز جوہانی ٹولہ کھنڈ

سول ایجنٹ: القادر بک انجینئری کھنڈ

طابع نامی پریس کھنڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بوجھ پھیلیاں

آری

ایک نار وہ دانت دیتی پتلی ڈبلی چھیل چھیلی
جب واتر یا کو لاگے بھوک سوکھے ہرے جباوے رک
جو کوئی بتاھے واکے بلہاری خسر و کہے وے کو آری

ایضاً

ادھر کو آوے ادھر کو جاوے ہر ہر پھیرے کاٹ وہ کھاوے
ٹھہر رہتی جس دم وہ ناری خسر و کہے وے کو آری

ایضاً

شیام بدن اور دانت انیک لپکت جیسے ناری
دونوں ہاتھ سے خسر و پیچھے اور پلوں کے تو آری

آکھ کی بڑھیا

اک بڑھیا شیطان کی خالہ سر ہو سفید اور منہ ہو کالا
 لونڈوں گھیرے ہے وہ نار لڑکے رکھیں ہیں اس سے پیار
 اچھے کو دے ناسچے وہ آگ آگ لگے اس بڑھیا کو

پون چلت وہ وہ ہم بڑھاو جل بیوت وہ جو گنوائے
 ہے وہ پیار ہی سُندرنار نار نہیں بد ہے وہ تلوار
 آکھ

عین میں میں سید کی صورت یہ نکھیں دیکھی کہتی ہیں
 ان کھاویں نا پانی پیویں دیکھے سے وہ جیتی ہیں
 دوڑ دوڑ زمین پر دوڑ میں آسمان پر اڑتی ہیں
 ایک تاشا ہم نے دیکھا ہاتھ پاؤں نہیں رکھتی ہیں



۵
آئینہ

فارسی بولی آئی نا ترکی ڈھونڈی پائی نا
ہندی بولوں آری آئے خسرو کے کوئی نہ بتائے

بڑی

ٹوٹی ٹوٹ کے دھوپ میں پڑی جوں جوں سوکھی ہوئی بڑی
چوکی

ایک نارجب بن کر آوے مالک کو اپنے اوپر بلاوے
ہو وہ ناری سب کے گوں کی خسرو نام لیے تو چو نہی

پھتری

گھوم گھملا لہنگا پہنے ایک پاؤں سے رہے کھڑی
آٹھ ہاتھ ہیں اُس ناری کے صورت اُس کی لگے پری

سب کوئی اُس کی چاہ کریں ہیں گبر و مسلمان ہند پھتری

خسرو نے یہ کہی پہلی دل میں اپنے سوچ ذری

وہ

بالا تھا جب سب کو بھایا بڑا ہوا کچھ کام نہ آیا
خسرو کہہ دیا اس کا ناؤں آرتھ کر وہ نہیں چھاؤں گاؤں

کوئلہ

ناری سے توڑ بھیئی اور شہیام برن بھیئی ہو
گلی گلی کوکت پھریں کوئی لو، کوئی لو، کوئی لو

کھاری

سرکنڈوں کے ٹھٹھ بندھے اور بند لگے ہیں بھاری
دیکھی ہو پر چاکھی نہیں لوگ کیس ہیں کھاری

کھائی

گھوم گھام کے آئی ہو اور میرے من کو بھائی ہو
دیکھی ہو پر چاکھی نہیں اللہ کی قسم کھائی ہے



لال
جانور

پان پھول وا کے سر ماہیں لڑیں کٹیں جب مد پر آہیں
چٹے کالے وا کے بال بو جھ پھیلی میسے لال

لوٹا

گول مول اور چھوٹا موٹا ہر دم وہ تو زمین پہ لوٹا
خسرو کے یہ نہیں ہو چھوٹا جو نا بونے عقل کا کھوٹا

ایضا

کھڑا بھی لوٹا بڑا بھی لوٹا ہو بیٹھا اور کہیں سے لوٹا

خسرو کے سمجھ کا لوٹا

آگیا محرم

ایک نار ہاتھی بر خاصی جنور بیٹھا بیچ خواصی
آتا پتا منت پو بھو، ہم سے کچھ تو محرم ہو گی اس سے

مشک

ایک نارچسرن واکے چار سیام بدن صورت بدکا
بوچھے تو مشک ہو نہ بونے تو گنوار

موری

ساون بھانڈوں بہت چلت ہو ناگہ پوس میں تھوڑی
امیر خسرو یوں کے تو بوجھ پیسلی موری

ایضاً

اندر ہو اور باہر ہے جو دیکھے سو موری ہے

مونڈھا

مجھ کو آدے یہی پرکھ پیر نہ گردن مونڈھا ایک

مہال

ایک مندر کے سہسود ہر در میں تریا کا گھر
میچ میں واکے امرت تال بوجھ ہو اُس کی بڑی مہال

مینا

ایک نار تر ویسے اُتری سر پہ واسکے پاؤں
ایسی نار کنار کو میں نہ دیکھن جساؤں

ناخن

ہاڑ کی ویسی اُچل رنگ
پٹا ہے نار می کے سنگ
چوری کی ناخن کیسا
داسر کیوں کاٹ لیا

ایضا

پیسوں کاسر کاٹ لیا
چوری کی ناخن کیسا

ناؤ

جل جل چلتا بستا گاؤں
بستی میں ناؤ کا ٹھساؤں
خسرو نے دیا واکا ناؤں
بوجھ وار تھ نہیں چھاؤں گاؤں



بنوئی

ایک نار تو دوسے اڑھی ماسوں جہنم نہ پالو

باپ کو ناؤں جو داسے پلو چھو آوھو ناؤں بتاؤ

آوھو ناؤں بتاؤ خستہ کون ویس کی بولی

دا کو ناؤں جو پلو چھو بیس نے اپنے ناؤں بنوئی

نقارہ

جب بوسے تب لاسکے مٹھی

نرناہی کی جوڑھی دھسٹھی

چل خستہ کر کو ج نقارہ

اک نھاے اک تاہن بارہ



بن بوجھ پیلان

آدم

بدھنا نے اک پرکھ بنایا ترپادی اور منہ لگایا
چوک بھٹی کچھ واسے ایسی ویس چھوڑ چھوڑ ویسی

آرمی

ایک نار پیا کو بھسانی تن واکو سگر اجوں پانی
آپ رکھے پر پانی مانہم پیا کو راکھے ہر شے مانہم
جب بپنی کو وہ منہ دکھاوے آپ ہی سگری پانی ہو جائے

ایضاً

بھلیں کانواں رتن کی کیاری بتاؤ تو بتاؤ نہیں دونگی کاری

آرمی

آنا جانا اُس کا بھائے جس گھر جائے کڑی کھائے

آسمان

ایک تھال موتیوں سے بھرا
سب کے سر پر اور اندھا دھرا
چاروں اُور وہ تھالی پھرے
موتی اُس سے ایک نہ گرے

ایک پیڑ ریتی میں ہووے
بن پانی دیئے ہر ادہ رہوے
پانی دیئے سے وہ جل جائے
آنکھ لگے اندھا ہو جائے

جاگر لال بلیا جائے
تاکے گھر میں دُند چپائے
لاکھن من پانی پانی جائے
دھرا ڈھکا سب گھر کا کھائے

ایک پور کہ جب مد پور آئے
لاکھوں ناری نری سنگ لٹائے
جب وہ ناری مد پور آئے
تب وہ ناری نری نہ کھلائے

آؤ

آؤے تو اندھیری لائے جائے تو وہ سکھ لے جائے

ایضاً

سکھیا جانوں وہ کیسا ہے جیسا دیکھو ویسا ہے
 اُرتھ تو اس کا بوجھ لگا منہ دیکھو تو سو جھے لگا

ایضاً

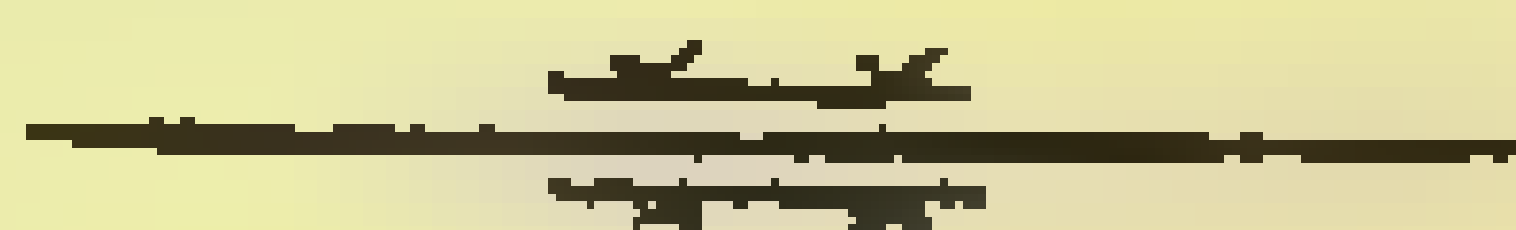
ہاتھ میں لیجئے دیکھا کیجئے

ایضاً

سامنے آئے کرو دو مارا جائے نہ زخمی ہو

آؤ

سیام برن اک نارہی ہاتھ اوپر لاگے پیارہی
 جو ہاتھ اس اُرتھ کو کھولے کتے کی وہ لولی بولے



ادھر

گوری سندر پاتلی کیسر کالے رنگ

گیارہ دھوڑ چھوڑ کر چلے چلے کے سنگ
مراد مہینے

اندا

ایک نار جا کے مکھ سات سو ہم دیکھی ٹانگن جات
آدھا ماش ننگے رہے آنکھوں دیکھی خستہ کے

انار د آتش بازی

آگ لگے بھوڑے پھلے پیخت جاوے سوک

میں توڑے بو پتھوں کے سکھی پھول کے بھیرو

ایضا

رات سے ایک سو ہا آ یا بھوڑوں پاؤں سب کو بھایا

آگ دیے وہ بھوڑے روک پانی دیے وہ جاوے سوک



اولا

اُجھل ایت موہتی برنی پائی کنت دیئے موئے دھرنی
 جہاں دھری تھی اں نہیں پائی ہاٹ بازار سب ہی ڈھونڈائی
 لے سکھی اب کیجئے کیا پی مانگے تو دیجئے کیا

ایضاً

دیکھ سکھی بی کی جسترائی ہاتھ لگاوت چوری آئی

انیٹ

جل سے گاڑھو تھل دھرو جل دیکھے کھلائے
 لاؤ بسند پھونک دیں جو امر بیل ہو جائے

بانسری

بانس بولی سے ایک ناری آئی اپنی بند کٹاری
 بولی وہ سن پئی کے منہ کی بولی کچھ اس کے کان میں پھونکی
 آہ پیایہ کیسی کہنی آگ برہ کی بھڑکا دینی

بہتی چراغ

ایک راجہ کی ماں کی رانی شہجے سے وہ پوسے پانی
ایضا

ایک نار نے اچسرج کیا سانپ مار پھسکر میں دیا
جوں جوں سانپ تال کو کھا تال سو کھ سانپ مر جائے
بجلی

ہے وہ تاری سُندر نار نار نہیں بد وہ سہے نار
دور سے کچھ کو چھب دکھلائے ہاتھ کسی کے بھونڈے آئے
پتھر

آگے سے وہ گانٹھ گھٹیلے پیچھے سے وہ ٹٹھریلا
ہاتھ لگائے تھنڈا کا بوجھ پہنچا میرا

بدلی

بھانت بھانت کی دیکھی ناری نیر بھری ہیں گوری کاری

اوپر بیس اور جگ کو دھاویا
بچھا کریں جب بیروہاویں

ایضاً

ایک نار نورنگی چنگی وہ نار کساوے

بھانت بھانت سے کپڑے پہنے لوگوں کو ترسا

بلہ چنگی

ایک اجنبی دیکھو پھسل
سوئی کڑی اس کے پھسل

چو کوئی اس پھل کو کھاٹے
پیر چھوڑ کہیں اور نہ جاٹے

بگلا

اچھل بدن آوھیں تن ایک چست وہ دھیاں

دیکھتے ہیں تو سادہ ہیں پونپٹ پاپ کی کھان

بندوق

ایک نار وہ اودھد کہاٹے
جس پر تنہو کے وہ مر جائے

اُس کا پیا اُسے چھاتی لائے
اندھا نہیں تو کانا ہو جائے

بھٹا (مکا)

ایک تورو کا پھل ہے تر پیلے نار می تپتے نہ
 دا پھل کی یہ دیکھو چال ایضا باہر کھال اور بھٹا بال
 آگے آگے ہٹا آئی اور تپتے تپتے ہٹا دانت نکالے باو آگے بڑھو اور دیکھو
 ایضا

سر پر جٹا گئے ہیں جھو لی کسی گرو کا چیلہ ہے
 بھر بھر جھو لی گرو کو دھاویں اس کا نام پھیلا ہوا
 بھٹ کا چٹا

ایک گاؤں صد ہا کنوئیں، کنوئیں، کنوئیں پنہار
 مود کہ تو جانے نہیں چسترا کرے بچا
 بھو ترا

سیام برن پتیا مبر کا تہے مڑی دھڑی ہوئے
 بن مڑی وہ ناو کرت ہے بر لا بول پتے کوئے

بے کا گھونسلہ

اچھرج بنگلا ایک بنایا اوپر بنوتے گھر بچایا
 بانس نہ بٹی بندھن گھنے کہو خسرو گھر کیسے بنے
 زیر مہٹھی

ایک تار کرتا رہنائی نادہ کواری نادہ بیاہی
 سو ہارنگ ہی وا کور ہے بھابی بھابی ہر کوئی کہے
 ایضاً

ایک تار کرتا رہنائی سو ہا جوڑا پہن کے آئی
 ہاتھ لگائے وہ شرمائے یا نادر ہی کو چتر بتائے
 پان

ایک گئی نے یہ گن کیسنا ہر مل پنجرے میں شے دینا
 دیکھو جاو و گر کا حال ڈالے ہرا نکالے لال

ایضاً

ہر در و پیر سے سچ وہ بات مکہ میں ہرے دکھائے جات
 مین بستوں سے اودھک پیار چائپ ہیں سب سے تر تار
 ہر ایک سہا کار کے مان چترائے کی تاتھ پہچان
 پور چھائی

بجب طرح کیا ہے اک تار واکا میں کیا کروں پیار
 دن وہ رہے پرمی کے سنگ لاکھا ہی نشی واکے انگ
 پور آیا

ایک پڑکھ اور نو لکھ ناری سچ چڑھیں وہ تریاں ساری
 بچے پڑکھ دیکھے سنار ان تریوں کا یہی سنگار
 ایضاً

ایک پڑکھ سا ہنس نار بچے پڑکھ دیکھے سنار
 بہت چیلے اور ہوشے راکھ تب ان تریوں کی ہوشے ساکھ

پسینہ

دھوپوں سے وہ پیدا ہوا وہ چھاؤں دیکھ کر بھاٹے
لے رہی تھی میں تجھ سے پوچھتا ہوں اس کے مرنے سے

پلنگڑی

سوئے کی ایک نار کھاٹے بنا کسوٹی بان دکھائے

پتھر

چام ماس واس کے نہیں نیک ہار ہار میں واس کے چھپک
موت ہے اچھو آؤت ایسے واس میں جو بست ہے کیسے

پھوٹ

کھیت میں اچھے سب کوئی کھائے گھر میں ہوئے گھر کھا جائے

تکوار

ایک نار کوئے میں رہے واس کا نیر کھیت میں رہے
جو کوئی واس کے نیر کو چاکھے پھر جیون کی آس نہ رکھے

ٹولی

ایک نارور سینگوں سے نت اٹھ کھیلے دھینگوں سے
جس کے دوار جاڑے بے ماش بے نہیں طے

جاڑا

اک کھینا نے بالک جاسا و بالک نے جگت مستایا
نار امرے نہ کاٹا جاسے و بالک کو نار می کھائے

چال

تانا بانا چل گیا چلا نہیں اک تاگا
گھر کا چور پکڑ گیا گھر موری میں سے بھاگا
ایضاً

ہن سر کا نکلا چور ہی کو بن تھن کی پکڑ می جائے
دوڑ پوہن پاؤں کے بن سر کا لے جائے



ایضاً

کیا کروں بن پاؤں کی تجھے لے گیا بن سر کا
کیا کروں بنی دم کی تجھے کھا گیا بن چوخی کا لڑکا

چاہمین

دودھ میں دیا وہی میں لیا

چاہمین

کا چل کی چلوٹی اودھ کا سنگٹا ہری ڈالی پہ پینا مٹھی چوکی بھینا

تھوڑا

ڈالا تھا سب کے من بھرایا ٹانگ اٹھا کر کھیل بنایا
کھر پکڑ کے دیا ڈھکیس جھپا ہوا وہ پورا کھیل

چرخا

ایک پڑکھ بہت گن بھرا لیٹا جا کے سو دے کھڑا
اٹا ہو کر ڈالے بیل یہ دیکھ کر تار سے کھیل

چکی

ایک تاری کے دو پاکے دونوں ایک ہی رنگ

ایک پھر سے ایک ٹھارا رہے پھر بھی دونوں رنگ

چلم

نئی کی ڈھیلی پورانی کی تنگ
لو چکو تو لو جکو نہیں جاو پھر تنگ

چلین

چالیس من کی نارہ کھانے سو کی جیسے سیلی

کہن کو پرشے کی بی بی ما پرہا وہ رنگ سیلی

چٹا

نارہ رہے تو نہ رہے الگ ہوئے تو نارہ

سونے کا سارہنگ ہے کوئی چتر کرے چار

چوڑیاں

چٹاخ پٹاخ کہے ہاتھ پکڑا کہے

آہ اُدی کب سے آدھا گیا جب سے
چپ چاپ کب سے سارا گیا جب سے

چو کھر

یہ تینوں تھریں ہاتھ میں ہیں پھر دیں تھریں گھات میں

میں ہر پیر ماروں تھری تو بوجھ پہیلی پھری

ایضاً

چاروں دسا کی سو لہ رانی تین ہر گھ کے ہاتھ بکائی
مرنا جیسا اُن کے ہاتھ کبھی نہ سو دیں وہ ایک ساتھ

چو نری

بالوں باندھی ایک چھناں نہت وہ رہے کھوے بال
بلی کو چھوڑ نفر سے رہی چھترا ہو سو جیسے باندھی

چکو بیج

بال نوچے کپڑے پھٹے موتی لے اُتار

یہ بتا کسی بنی جو سنگی کر دلی تار

پھرتی

ایک روکھ میں اچرچ ویکھا ڈال گئی دکھلاوے

ایک ہے پتھر واسکے اوپر ماتھ چھوئے کھلاوے

سُندر واکِ چھاؤں ہو اور سُندر واکِ روپ

کھلاوے اور تاکھلاوے جوں جوں لاگے دھوپ

ایضاً

گول گات اور سُندر مورت کا لامبو تپتپو تپت

اُس کو چوہو حرم بونچے سینا دیکھ پورنا سوچے

مٹھ

اگن کھڑ ہیں گھر کیا اور جل میں کیا نکا میں

پکڑے پکڑے آتے ہیں اپنے پیاسے پاس

حمام

لکھ کے کارج بنا اک مندر پون نہ جاوے وا کے اندر
اس مندر کی ریت دوانی پچھاویں آگ اور اڑھین پانی

وانت کی مستی

سو لی چٹڑھ مسکت کرے سیام برن اک نار
دو سے دو سے بیس سے بیس سے ایک ہی بار

ایضاً

سیام برن ایک نار کھاٹے تانبا اپنا نام دھراوے
جو کوئی وا کو مکھ پم لائے رتی سے سیر کھا جائے

وٹھوپ

نہ سے پیپدا ہووے نار ہر کوئی اُس سے رکھے پیار
ایک زمانہ اُس کو کھاٹے خستہ پیٹ میں وہ نہ جائے

ویا سلائی

پتی کے نام سے بہت سے کامن گوری گات

ایک بیرونی بیرونی بیرونی بیرونی بیرونی بات

ڈوولی

این بیرونی بیرونی بیرونی بیرونی بیرونی

ایک بیرونی بیرونی بیرونی بیرونی بیرونی

ڈووال

شام میں اور سو مٹی پھولن چھائی بیٹھ

سب سورن کے گلے پڑتے ہیں ایسی بیٹھ

لہو بیٹھ

لوہے کے چنے و انتہائی پائے ہیں اس کو

کھا یا وہ نہیں جاتا ہے پر کھاتے ہیں اس کو



ایضاً

وانائی سے وانت اُس پہ لگاتا نہیں کوئی

سب اُس کو بھناتے ہیں پر کھاتا نہیں کوئی

ایضاً

چندر بدن زخمی تن پاؤں بنا وہ چلتا سر پہ

امیر خسرو یوں کہیں وہ ہوئے ہوئے چلتا سر پہ

کہانی

اک راجہ نے محل بنایا اک شہم پر دارے بنکھایا

بھور بھٹی جب باجی ہر شے بنکھائے اور بد شہم

شکر شکر

موٹا پتلا سب کو بھلاوے دو میٹھوں کا نام دھراوے

شمع

اک تارے کے سر پر تار پنی کی لگن میں کھڑی لاچار

میں دُھنے اور چیلے نہ زور زور و کر وہ کرے ہے بھگور

ایضاً

جب کا ٹو جب ڈاڑھے بن کاٹے کھلائے

ایسی دیمت نار کا انت نہ پایا جائے

نور

ایک پردہ کا اچسرج لیکھا موتی پھلتی آنکھوں دیکھا

جہاں سے اُتے وہیں سائے جو پھل گرے سو جل جل جائے

ایضاً

جل سے تر اور بچا ایک پات نہیں پر ڈال انیک

اس تر سیل کی چھپا یا نیچے ایک بیٹھن نہیں پایا

فصل

بات کی بات ٹھوکی کی ٹھوکی

مرد کی گانٹھ عورت نے کھولی

تجلی

بھیسر چلن باہر چین بیچ کلیجا و صراط کے
امیر خسرو یوں کہیں وانگل سر کے

کابل

آؤ مے کیے سے سب کو پالے
انتا کٹے سے سب کو بچھا

۱۱۱

جَل میں اُتے جَل میں ہے آنکھوں دیکھا خسرو کے

ایضاً

آدھا ٹکڑا سارا پانی جو بوجھ سے بڑا گیا فی

کتاب

ایک نار چا تر کسلانے
چا تر مرد جو ہاتھ لگا دے

موز کہ کونا پاس ۹ بلا دے
کھول ستر وہ آپ کھا دے

کھار

کیسی پر کھیتی کرنے اور پیڑ میں سے آگ
 اس ڈھوئے گھر میں رکھے وہاں رہ جائے کہ

ایضا

مائی نہ دیر دلی چاک شروں پھیر دیں پارم پار

چاگر آئے تو جان سے مسرور ہی چاہت ہنگوار

ایضا

ایکس پر کہ منے ایسی کری

کھیتی پار ہی دینی جلائے

کھوئی اچھ پر کھیتی کری

دائی سے اور پڑھنا کھائے

کھار کا چاک

چار انگل کا پیڑ سو امن کا پتا

پہل گے الگ الگ پجائے اکٹھا

ایضا

انگوٹھے کی جڑ چوڑا پات

چھوٹے بڑے پہل ایک ہی ساتھ

کھار کا دورا

پانی میں نس دن رہے جائے ہاڑ نہ ماس

کام کرتے تلوار کا پسر پانی میں ماس

ایضاً

ایک جتا در محل میں ہے اور من میں وا کے کیچ

اچھل وار کھانڈا کرے جل کا جل کے نتج

گفتا

کھانڈا گھیلانک رنگیلا ایک پڑکھ ہم دیکھا

مرد استری اُس کو کہیں اُس کا کیا کہوں لکھا

گفتا

ایک کہانی میں کہوں تو سن لے میرے پوت

بنا پروں وہ اڑ گیا باندھ گلے میں سوت



کنواں

نار ہی کاٹ کے نہ کیا سب سے رہے ایک

چلو تھی وال چل کے دیکھیں نہ کاری کا پسلا
گوار کا بھنگا

امیر چڑھے نہ بھوں گے دھرتی دھرے نہ پاؤں

چاند سورج کی اور چل پے وا کا کیا ناواں
گھر مٹی و گھنٹہ

ایک نار پانی پر ترے اُس کا پر کہ لشکارے
بوں بوں خندی غوط کھلے دوں دوں بھڑوا مارا جائے

لال

اندھا بہرا گونگا بولے گونگا آپ کہا دے

وہ کہ سفیدی موت انگار گونگے سے بھڑجاو

بائس کا مزدور اکا یا شیا پاشے کا وہ کھا جا

ایک شکاری پرندہ
سنگ سے لوہے پر رکھیں واکوہانی راجا

مسیحی کر کے نام بتایا تا میں بیٹھا ایک

اُلٹا پدھا ہرچھو دیکھو وہی ایک کا ایک

بہارِ بیکاری میں کہی تو سن لے میرے کمال

عربی، ہندی، فارسی تینوں کے فضیلت

۱۰۰

اکڑوں بیٹے کے مارن لا کا بچہ کیجہ و مرط کے

امیر خسرو یوں کہیں ۲۹۲۸۲۹۳۰

ایک جانور رنگ زکیرا بن مائے وودود

اس کی ماں پر نہیں طلاق میں جو بناتا ہے سو



مونڈھیا

سر پر بھالی پٹ سے خالی پسی دیکھ ایک ایک زالی

ناؤ

بالس کاٹے ٹھائیں ٹھائیں ندی کو گنگوٹ

کنول کا سا پھول پیسے اگل اگل جانے

ایضاً

ادب سے وہ کھی سا کھی نیچے سے پھسائی

ایک اڑھی اور ایک پڑھی اور ایک ٹانگ اٹھائی

موٹا ڈنڈا کھانے لائی یہ دیکھو چست سرائی

امیر خسرو یوں کہیں تم ار تھ دیو بتائی

نائی

پٹھنی پٹھنی بات بناوے ایسا پر کہ وہ کس کو بھاد

لوڑھا بالا جو کوئی آئے اس کے آگے میں نوائے



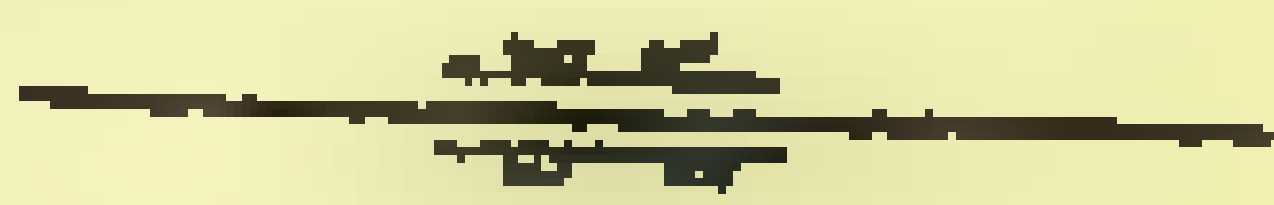
ناری میں ناری ہی ہے ناری میں زردی
دو زردی میں ناری ہی ہے بونے بونے

نکینہ

ایک نار دکن سے آئی ہے وہ زراور تار کھائی
کالا منہ کر جاگ دکھلائے ہوئے ہرے چپ واکو پاؤ

ایضاً

لال رنگ وہ چٹا چٹا منہ کو کر کے کالا
تھوک لگا کر داب ویا جب ختم کا نام نکالا



کہ مکرمیاں

آہ

ہر سارے وہ دلیں میں آئے
منہ سے منہ لگا رہا پیار سے
داخا طر میں نشیچہ دام
لے سکی ساجن نا سکی آہ

انجن

سوچنا سدا بڑھا دن بار
انکھیں تے چھن بوت نیارا
کے پھر میرے من کو رہن
لے سکی ساجن نا سکی انجن

انکھیاں

کس کے چھائی پکڑے ہے
منہ سے بوسے نہ بات کہے
ایسا ہے کامن کا رنگ
لے سکی ساجن نا سکی انکھیاں

بال

ہن میں رہیں وہ تہچے کھڑے
دیکھ سکی میرے تہچے پڑے

اُن بن میرا کون جوال لے سکی سا جن نا سکی بال

بجاء

میں پڑھی تھی اچانک چڑھ آؤ
جب آؤ تو پسینہ آؤ
لے سکی سکی سا جن نا سکی بجاء
لے سکی سا جن نا سکی بجاء

بجاء

آکر چلائے بھولیا مٹکاٹے
ناچ کو دیکھیں کھلا دوسے
لے سکی سا جن نا سکی بجاء
لے سکی سا جن نا سکی بجاء

ایضاً

اچھل کو دیکھو جو آیا
دھراڑھ کا سب ہی کچھ کھایا
دور چھپٹ جا بیٹھا اندر
لے سکی سا جن نا سکی بجاء

ایضاً

چھوٹا موٹا ادھک سو ہانا
جو دیکھ سو ہوئے دیوانہ
کبھی وہ باہر کبھی وہ اندر
لے سکی سا جن نا سکی بجاء

بھنگ

پہچ رنگ ہمدی پاد وھاٹے
کھجوت نین چڑھ آٹے
اے سکھی سا جن نا سکھی بھنگ

ایضاً

ہر ا رنگ ہو ہے لاکت شیکو
و ابن بنگ لاکت ہے پیکو
اُت پڑھت مڑھت رنگ
اے سکھی سا جن نا سکھی بھنگ

ایضاً

واکو گڑا نیسکو لاگے
چڑھے جو بن چھا وکھاٹے
اُت منہ کا پھیکا رنگ
اے سکھی سا جن نا سکھی بھنگ

پان

نت میری کھاتہ بخار سے آٹے
کدے سفکار تب چو ما پاوے
من بگڑی نادی و اکھت پان
اے سکھی سا جن نا سکھی پان

ایضاً

بن ٹھن کے خدگہا کر کے
 پیار سے بچے دیتا ہر جان
 دھڑکنے پر خستہ ہوا کر کے
 لے سکی سا جن ناسکھی پانی

پانی

وا بن مو کو چسپین آوے
 ہے وہ سب گن بارہ بانہر
 وہ میری ٹس آن بکھاوے
 لے سکی سا جن ناسکھی پانی

پشکھا

آپ بے اور مو کے ہلاوے
 ہل ہل کے وہ ہوا ننگھا
 واکا ہلنا مورے من بھاوے
 لے سکی سا جن ناسکھی پشکھا

ایضاً

چھٹی چھائے مورے گھراوے
 نام لیت موے آوت شکھا
 آپ بے اور مو کے ہلاوے
 لے سکی سا جن ناسکھی پشکھا

پون

رات دینا جا کو ہے گون
 داکا ہراک بتا دے کون
 لے سکی دودھ آکے بھون
 لے سکی سا جن نا سکی پون

چھوٹا

پارٹ چلت ہو ہے بڑا جو پایا
 نا جانوں وہ ہے گا کیسا
 لے سکی سا جن نا سکی پیسا
 لے سکی سا جن نا پر کھایا

تارا

رات سے وہ پھر آوے
 یہ اچھوٹ ہے سب سے نیارا
 لے سکی سا جن نا سکی تارا
 لے سکی پھوٹے وہ گھراٹے جاوے

سب

بدرہ پھر جو رہا نہیں دکھلائیے
 چھوٹے گھوٹ سب پو جا چپ
 لے سکی سا جن نا سکی تپ
 لے سکی پھیر چھاتی چھوٹا

توتا

گھر آویں مکہ پیر و صریں
 دس و صالی من کو صریں
 کبھو کرت ہیں بیٹھے بین
 کبھو کرت ہیں روکھے بین
 ایسا جگ میں کوڑا ہوتا
 لے سکھی سا جن نا سکھی توتا

ایضا

بیچ رنگ اور مکہ پر لالی
 اُس پیتم گل کنٹھی کالی
 بھاؤ سبھاؤ جنگل میں توتا
 لے سکھی سا جن نا سکھی توتا

ایضا

اتی سرنگ ہے رنگ رنگیو
 اور گنونت بہت چٹکیو
 راحم بجن بن کبھو نہ سوتا
 لے سکھی سا جن نا سکھی توتا

تیل

لوٹھی بھیج اُسے بلوایا
 تنگی ہو کہ میں گلوایا
 ہم سے اُس سے ہو گیا میل
 لے سکھی سا جن نا سکھی تیل

ٹیسو

سُرخ سفید ہے وا کا رنگ
ساجہ پھری میں وا کے سنگ
لے سکی سا جن نا سکی ٹیسو

جاڑا

جور بھر دے جوانی دکھاو
ہمک ہمک مو پہ چڑھو گی دت
پیمٹ میں پاؤں دیر سے مارا
لے سکی سا جن نا سکی جاڑا

ایضاً

لپٹ لپٹ کے وا کے سوئی
چھاتی سے پاؤں لگا کے رُوئی
دانت سے دانت بچے تو تارا
لے سکی سا جن نا سکی جاڑا

زکام ۱۲ حجرا

ٹپ ٹپ چومت تن کورس
وا سے نا ہیں میرا بس
لٹ لٹ کے میں ہو گئی بنجرا
لے سکی سا جن نا سکی حجرا



جوتا

ننگے پاؤں پھرن نہیں دیت پاؤں سے مٹی لگن نہیں دیت
پاؤں کا چو مالیت پتوتا لے سکیں سا جن نا سکیں جوتا

جوگی

دوائے موئے اکھ جگا دے بھوت بردہ کے انک لگا دے
سینگی پھونکت پھرے یوگی لے سکیں سا جن نا سکیں جوگی

چاند

اوپنی اٹاری پلنگ پھراو میں سوئی میرے سر پر آو
کھل گئی آنکھیاں بھئی اند لے سکیں سا جن نا سکیں چند

ایضا

نت میرے گھر وہ آوت ہے رات گئے پھر جاوت ہے
مادس پھنس جات کاہو گوری کچندا لے سکیں سا جن نا سکیں چندا



چور

آدمی رات گئے آلودہی مارو
 اتنی میں سکھی ہو گئی بھور
 سب بھرن مرے تن کو اتارو
 لے سکھی سا جن ناسکھی چور

چوڑا

مو کو تو ہاتھی کا بھاوے
 ڈھونڈ ڈھانڈ کے لائی پورا
 گھٹی بڑھی پھوسے نہ سمجھاوے
 کیوں سکھی سا جن ناسکھی چوڑا

ایضا

انگوں موری لپیٹا رہے
 میں بھر جھم نہ واکو چھوڑا
 رنگ روپ کا سب سے بے
 لے سکھی سا جن نہ سکھی چوڑا

چور

سولہ مہریاں سچ پہ لاوے
 کھیت ہے کھیل باجی بدکر
 ہڈی سے ہڈی وہ کھڑکاوے
 لے سکھی سا جن ناسکھی چور

حقہ

نہائے دھوئے سبج میری آلو
لے چو ہا منہ سے منہ لگا لو
ہوئی اتنی بات پہ تھک تھکا
لے سکی سا جن نا سکی ٹھکا

ایضاً

آپ چلے اور ہوئے جلا دے
بچی لی کر مور ا منہ بچر آ دے
ایک میں اپ ماروں کی مٹکا
لے سکی سا جن نا سکی ٹھکا

ایضاً

بڑا سپانہ دم دے جائے
منہ کی مری مٹھی لے جائے
ہر دم با جی پہ تھک تھکا
لے سکی سا جن نا سکی ٹھکا

وہا

دین پڑی جب گھر میں آ دے
دا کا آ نا مو کو بھسا دے
کہ پک وہ میں گھر میں لیا
لے سکی سا جن نا سکی دیا

ایضاً

ایک سجن وہ گھر میرا پیارا
جائے گھر میرا اچھا پیارا
بھور بھئی تب بدایں کیا
لے سکی ساجن نا سکی دیا

ایضاً

سادی رین مولے سنگ ہی جاگا
بھور بھئی تب بچھون لاگا
اسکے پھر ٹپ پھانے ہیا
لے سکی ساجن نا سکی دیا

دھول

وہ آئے تب شادی ہوئے
اس بن دو جا اور نہ کوئے
پٹھے لا گیں داسکے بول
لے سکی ساجن نا سکی دھول
راگ

ایک سجن میرے من کو بھانے
جائے گلپیں کھری سہانے
سوت سنوں اٹھ دوڑوں جاگ
لے سکی ساجن نا سکی راگ

رام ر خدا

بکھت بے بکھت موت واکئی آس رات و نادر دھوت پاس
میرے من کو کرت سب کام لے سکھی سا جن ناسکھی رام

ایضا

تن من دشمن کا ہے وہ مالک وانیے دیا مرے گور میں بالک
اسے نکست جی کو کام لے سکھی سا جن ناسکھی رام

روکھ (درخت)

دوارے موتے کھڑا رہے و صوب چھاؤں سب سر پہ
جب بکھوں عورتی چائے بھوک لے سکھی سا جن ناسکھی راکھ

رومال

میرا منہ بول چھے ہو کو پیار کرے گرمی لگے تو پیار کرے
ایسا چاہت سن یہ حال لے سکھی سا جن ناسکھی رمال

سُپنا (خواب)

سچ پڑھی مری آنکھیں آیا ڈال بیج مجھے مجا دکھایا
کیسے کہوں مجا میں اپنا لے سکیں سا جن نا سکیں سُپنا

سُنا

اکڑوں بیچ کے ماہیت ہو سو سو چکڑے کے گھاوت ہو
تب واسے پس کی کیا دیت ہوا لے سکیں سا جن نا سکیں سُنا
سو نا

ات سُندر چک چاہے جا کو میں بھی دیکھ جھلائی وا کو
دیکھت ہو پ بھایا جو ٹو نا لے سکیں سا جن نا سکیں سونا

شیشہ

میر و موسے سنگار کراوت ہو آگے بیچہ مرا مان بڑھاوت ہو
لے سکیں سا جن نا سکیں سبیا لے سکیں سا جن نا سکیں سبیا

کانشا

پٹ چلت مورا اجرا گے میری سُنے نہ اپنی سہے
 ناپکھ مونسوں جھگڑا جھپٹا لے سکھی سا جن نا سکھی کانشا

دُور کروں تو وڑا آئے کھن انکھن کھن باہر جاے
 دھیل چھوڑ کہیں نہیں سستا کیوں سکھی سا جن نا سکھی کتا

ایضا

ٹنچی توڑ گھر میں آیا ارتن برتن سب سرکایا
 کھا گیا پی کیا دے گیا بتا لے سکھی سا جن نا سکھی کتا

واکی مو کو نیک نہ لاج میرے سب وہ کرت پکج
 موڑے مو کو دیکھت منگی لے سکھی سا جن نا سکھی کتا

آٹھ انگل کا ہے وہ ۱۵ اصلی
ٹاؤں کا ہے گر و کا چیلر

کائنات

دیکھیں وہ گانٹھ گھسیلا
دیکھ چوہوں تو رس کا بھانڈا

چاکن ہیں وہ ایک رسیلا
لے سکتی سا جن ناما سکتی گانڈا

۵۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نہ سوئے نہ سوزن بیت افری لے سکی ساچن نام سکی گرمی

چڑھ چھائی پہ مو کو لچاوت ہے
 مو کو سرم گلت و کیت سب بکری

وھوئے ہاتھ مو پہ چڑھ آوت ہے
 لے سکھی سا جن نا سکھی لکھی



گھوڑا

دھک چڑھے سر ہر بندہ سہرا
وابت جا تک بہت سگڑ پاٹے
ات بلونت دن کا تھوڑا
لے سکھی سا جن نا سکھی گھوڑا

لڑکا

ہمک ہمک بکڑے مری چھاتی
منس منس میں وا کو کھیل کھلاتی
چونک پڑی جو پایہ کھڑکا
لے سکھی سا جن نا سکھی لڑکا

ایضاً

منس منس میری اتنگت کرے
میری چھاتی پکڑ خوشی من کرے
کبھی نہ وا کو میں نے چھڑکا
لے سکھی سا جن نا سکھی لڑکا

لڑکا

جب مانگو جب جل بھر لاشے
مرے من کی سب بہت بھارے
من کا بھاری تن کا چھوڑا
لے سکھی سا جن نا سکھی لڑکا

لہنگا

وونوں اٹھاٹا گن بیچ ڈالا
 مولا تول میں ہے گا مہنگا
 ناپ تول میں دیکھا بھالا
 لے سکی سا جن نا سکی لہنگا

چمچ

جب ہوئے مندر ماں آئے
 پڑھت پھرت وہ بردہ کی اچھڑ
 سوتے جھکو آن جکا دے
 لے سکی سا جن نا سکی چمچ

بیر بیر سوت سے جکا دے
 بیا کل ہوئی میں بکائی
 نا جاگوں تو کائے کھا دے
 لے سکی سا جن نا سکی مکی

موتی

دیکھت کی دو گڑی اہیاری
 سگری دین میں سنگ لے سوتی
 سب شکر سی آتی ہیں پیاری
 لے سکی سا جن نا سکی موتی

مور

نیل کٹ چھو ہر
سین کٹ وہ تاجے کھڑا
دیکھ گھٹا وہ لاپے خود
لے سکھی سا جن نا سکھی مور

مینا

آٹھ پر میرے ڈنگ ہو
ٹپھی پیار می باتیں کرے
سیام بدن ادھر اتنی مینا
لے سکھی سا جن نا سکھی مینا

ٹپھ

اُنڈ گھٹ کر وہ جو آیا
اندر میں نے پلنگ نہ بچھایا
میرا داکا لا گائیں
لے سکھی سا جن نا سکھی ٹپھ

تھ

کچھ میرا چومت دن رات
ہوٹن گت کت نہ بات
جائے میری جگت میں بت
لے سکھی سا جن نا سکھی تھ

نوٹ

سرب سلاو ناسب گن نیکا دا بن سب جگ لاگے پھیکا
 واسے سر پہ ہوسے کون لے سکھی سا جن نا سکھی نوٹ

ہاتھی

ہالت جھومت نیس کو لاگے اپنے اوپر ہوسے چڑھاگے
 میرا واکھی وہ میرا ساتھی لے سکھی سا جن نا سکھی ہاتھی

ایضا

ایک تو ہے وہ ویہ کا کارو چھوٹی ٹین صد امتوا رو
 وہ دیو میری تیج کا ساتھی لے سکھی سا جن نا سکھی ہاتھی

بار

سگری بن چھین بدراکھ رنگ روپ سب اکا چاکھ
 جھوڑ بھٹی جب دیا اتار لے سکھی سا جن نا سکھی بار

۱۹۰۸ء قائم شدہ ہمارے مفید ترین مطبوعات ۱۹۰۸ء قائم شدہ

سفرنامہ مصر دوم و شام علامہ شبلی ۱۶	مثنوی صبح امید علامہ شبلی ۱۶	اسلامی حکومت اور اسکاتھ ہندوستان پر، علامہ شبلی ۵	بیوہ کی مناجات علامہ حالی ۲۲
دیوان حالی علامہ حالی ۸	مقدمہ شعر و شاعری علامہ حالی ۸	چهار گلزار حالی علامہ حالی ۲۲	شکوہ ہند علامہ حالی ۶
مدرسہ ننگ خدمت علامہ حالی ۳۲	مناظرہ رحم و انصاف علامہ حالی ۲	حب و وطن علامہ حالی ۲	عرض حال بدر گاہ رسالت آب و آفتاب ۲
پھوٹ اور اکیس کا مناظرہ علامہ حالی ۲	قائم و زبرہ (ڈرامہ) احمد علی شوق قدوائی ۱۲	انتخاب نقیب ملا یو دھاموی ۸	خطاب ملا یو دھاموی ۶
پیشیاں عبد الماجد دریابادی ۵	فلسفہ کی تعلیم عبد الماجد دریابادی ۲۲	فریاد اُمت علامہ اقبال ۵	تصویر درد علامہ اقبال ۲۲

میلے کاپتہ الناظر یک مجنسی لکھنؤ (ہندوستان)

☆ ہمارے مطبوعات

زندگی کی جستجوئے لطافت و داغ کے صحیح نشوونما
اور معاشرت کی سچی بھی خواہی کے مقصد کے
ظہور واد ہوتے ہیں۔

افادیت کے جملہ عناصر کے آئینہ دار ہیں۔

پرمغز مضامین کے حامل ہوتے ہیں۔

دنیا کے ادب میں ہمیشہ بلند مقام حاصل کرتے ہیں۔

صحت کتابت بختمی طباعت اور عمدہ کاغذ کیلئے مشہور ہیں

☆ الناظر ایک انگریزی لکھنؤ

سے ۱۹۰۸ء سے برادر ادب کی خدمت کر رہا ہے

مفید اور مستند کتابیں شائع کرتا ہے۔

ہمارا ادارہ اس بات کیلئے مشہور معروف ہے کہ ہندوستان اور

پاکستان کی اکثر بیشتر کتابیں اپنے خزانوں کو مہیا کرتا ہے۔

انتخاب کتب میں ہماری فرستیں انگریزوں کی اور جملہ صاحب

حضرات کی ہمیشہ معاون ہوتی ہیں آپ اپنی ضرورت کی کتاب

کے لئے ہمیں یاد فرمائیے اور ہماری فرستیں مفت

طلب کرتے رہیے۔

